دل کی بات

پاکستان عوامی اتحاد
نواب صاحب کا آخری سیاسی عشق

گزشتہ ماہ مشہور "اتحادی" سیاست دان نواب زادہ نصراللہ خان آخر کار ایک مولوی شکار کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ انہوں نے پاکستان کی چودہ مسترد اور ناکام، بے نام اور بعض بدنام سیاسی جماعتوں کو پیپلز پارٹی کی سیاسی ساکھ بحال کرنے کے یک نکاتی باطنی اور حکومتی مخالفت کے ظاہری ایجنڈے پر متحد کر دیا۔ اور اس بھان متی کے کنبے کا نام "پاکستان عوامی اتحاد" رکھ چھوڑا۔ اور "طاہر القادری" اس کے سربراہ ہیں۔

نواب صاحب......... ضیاء الحق شہید کے دور سے ہی پیپلز پارٹی پر فریفتہ ہیں۔ گزشتہ بیس برسوں میں وہ اکثر و بیشتر پیپلز پارٹی ہی کے مداح، ہم قدم اور ہم سفر رہے ہیں۔ نواب صاحب ذاتی طور پر شریف آدمی ہیں لیکن ان کے اپنے مستقل سیاسی رویئے جن سے ہمیں شدید اختلاف ہے۔ جو بات بہت زیادہ افسوسناک اور شرمناک ہے وہ ان کی سیاسی کرپشن ہے۔ سیاست ان کا مشن نہیں مشغلہ ہے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد مجلس احرار اسلام سے نکلے تو پھر کہیں کے نہ رہے۔ عوامی لیگ، جسٹس پارٹی اور پاکستان جمہوری پارٹی کے قیام تک کی داستانِ الم، پاکستان کے ناکام ترین اور مایوس ترین سیاستدان ائر مارشل اصغر خان سے پوچھئے، جو آج تک نواب صاحب کے لگائے ہوئے زخم اپنی ناکامیوں کے ثبوت کے طور پر دکھاتے پھرتے ہیں۔ نواب صاحب نے اس سیاسی کرپشن کی تکمیل کیلئے ہمیشہ مولوی کو استعمال کیا، بدنام کیا اور اس کا منصب مجروح کر کے مستقبل میں پاکستان میں دینی جماعتوں کے تحریکی عمل کو شدید ترین نقصان پہنچایا ہے۔ ماضی میں مولانا مفتی محمود مرحوم، مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم ان کی سازشوں کے اسیر و نخچیر ہوئے۔ اور مفتی محمود صاحب مرحوم کی رحلت کے بعد مولانا فضل الرحمن ایک عرصہ تک اُن کی امیدوں کا سہارا بنے رہے۔ نو مولود پاکستان عوامی اتحاد ایک طویل وقفہ کا شاخسانہ ہے۔ کوئی مولوی ان کے ہتھے نہیں چڑھ رہا تھا۔ خدا خدا کر کے اُمید بر آئی اور اُن کا تازہ شکار ڈاکٹر، پروفیسر، علامہ، حضرت طاہر القادری قبلہ ہیں۔

بینظیر برسر اقتدار تھیں تو نواب صاحب مع مولانا فضل الرحمن اُن کے پہلو میں تھے۔ اقتدار سے محروم ہوئیں تو نواب صاحب مع طاہر القادری اُن کے قدموں میں ہیں۔ اب کے مولانا فضل الرحمن بھرپور سعی کے باوجود نواب صاحب کے ہتھے چڑھنے سے بال بال بچ گئے۔ پیپلز پارٹی نے تو اپنی سیاسی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیشہ طبقۂ علماء کو استعمال کیا اور فائدہ اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ اپنے مختلف ادوار میں....... مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ، مولانا احترام الحق تھانوی، مولانا فضل الرحمن، اور اپنے "ذاتی مولانا" .... مولانا کوثر نیازیؒ اور اب منہاج القرآن والے مولانا طاہر القادری اسکی زندہ و تابندہ مثالیں ہیں۔ لیکن نواب صاحب نے قیام پاکستان کے بعد سے اب تک بے دین سیاست دانوں کی

بقاء کے لئے صرف "تلاش مولوی" کا فریضہ ہی انجام دیا ہے۔ طاہر القادری۔ منہاج القرآن سے منہاج یونان ہوگئے۔ نفاذ اسلام سے بحالیٔ جمہوریت تک پہنچ گئے۔ ابھی تو وہ بے نظیر اور نواب صاحب کے قائد ہیں، لیکن .... "غبار چھٹ جانے پر انہیں معلوم ہو جائے گا کہ......... وہ گھوڑے پر سوار ہیں یا گدھے پر" ہمارے خیال میں "پاکستان عوامی اتحاد "........ نوابزادہ نصر اللہ خان کا آخری سیاسی عشق ہے......... ناکامیاں اور نامرادیاں اس کا منطقی نتیجہ ہیں۔ انہیں اب فکر آخرت کرنی چاہئیے اور اس سیاسی کرپشن یعنی اتحاد سازی کے شغل سے توبہ کرلینی چاہئیے۔ علاوہ ازیں دینی جماعتوں کو بھی چاہئیے کہ وہ انتخابی و اتحادی سیاست سے کنارہ کش ہو کر تبلیغ و اشاعت دین، نفاذ و استحکام اسلام کی جدوجہد کو شعار بنائیں ورنہ اس سیاسی دلالی میں منہ کالا کرنے کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔

جنابِ صدرِ مملکت کی خدمت میں

صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ:

"سودی معیشت اور سودی کاروبار اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلی جنگ ہے۔ ہمیں اس لعنت سے جتنی جلدی ہوسکے نجات حاصل کرنی چاہئیے میں نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ قومی معیشت کو سود سے پاک کرنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ کیونکہ ہمارے نظام معیشت میں اکثر قباحتیں سود کے کاروبار کی وجہ سے ہی پیدا ہوئی ہیں" (نوائے وقت ملتان۔ ۳۰ مارچ ۱۹۹۸ء)

جنابِ صدر گزشتہ دنوں یہ بھی فرما چکے ہیں کہ:

"قوم نے نواز شریف کو صرف نفاذ اسلام کے لئے ہی بھاری مینڈیٹ دیا ہے"

قوم صدرِ مملکت کی شخصی خوبیوں کی وجہ سے بہت سی توقعات ان سے وابستہ کیے ہوئے ہے۔ سودی نظام کے خاتمہ اور نفاذِ اسلام کی آرزو بیانات کی حد تک تو حوصلہ افزا ہے لیکن عملی صورتِ حال اس کے برعکس ہے۔

نواز شریف صاحب کا کمال یہ ہے کہ وہ صدر مملکت کی متشرع شکل و صورت کی آڑ میں وہ سب کچھ کر رہے ہیں جو سراسر دین کے خلاف ہے۔ حال ہی میں بھارتی اداکار دلیپ کمار اور بعض پاکستانی فنکاروں کو صدر مملکت کے ہاتھوں قومی ایوارڈ دلوانا، مخلوط تقریبات میں ان کی شرکت اور بے پردہ خواتین کے روبرو ان کی تصاویر ہمارے دعویٰ پر شاہد عدل ہیں۔

ہم ان سطور کے ذریعے صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ اپنا دینی تشخص مجروح ہونے سے بچائیں۔ وہ جس اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہیں اس کے تقاضے وہ نہیں جنہیں وہ پورا کر رہے ہیں بلکہ......... وہ ہیں جن کی نشاندہی وہ اپنے بیانات میں کر رہے ہیں۔ اگر نواز شریف کو قوم نے نفاذِ اسلام کے لئے بھاری مینڈیٹ دیا ہے تو یہ گھنٹی نواز شریف کے گلے میں ڈال دیجئے۔ پاکستان سے سودی نظام کا خاتمہ کر کے اللہ سے جنگ ختم کریں۔ اللہ کو راضی کریں اور قوم کی دعائیں لیں۔ اب یہ فیصلہ